بخدمت اقدس حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنوان: بحوالہ گفتگو دربارہ حبس المبیع لاستیفاء الثمن فی البیع المؤجل

فقہاء کرام نے بیع مؤجل میں حبس المبیع لاستیفاء الثمن کو ناجائز قرار دیا ہے جبکہ آج کل زمین کی بیع بالتقسیط میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پلاٹ یا مکان وغیرہ پر قسطوں کی مکمل یا مخصوص مقدار کی وصولی سے پہلے قبضہ نہیں دیا جاتا اور یہ شرط جو کہ مقتضی عقد کے خلاف ہے صلب عقد میں لگائی جاتی ہے جس کی وجہ سے بظاہر بیع فاسد ہو جاتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ تعامل کی وجہ سے یا کسی اور ضابطہ شرعی کی بنیاد پر مذکورہ شرط کے جواز کی کوئی صورت ممکن ہے؟

مذکورہ صورت میں رقم کی وصولی کو یقینی بنانے کے لیے رہن کی صورت اختیار کرنا جیسا کہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ نے فقہی مقالات میں مبیع پر مشتری کے قبضہ کے بعد بائع کے پاس بطور رہن رکھے جانے کی تجویز دی ہے لیکن اس کو مذکورہ طریقہ کے مطابق رہن رکھوانا اور شرائط رہن کو ملحوظ رکھنا عملاً مشکل ہے۔ اس مسئلہ کے بارے میں رائے عالی سے نوازیں۔

والسلام
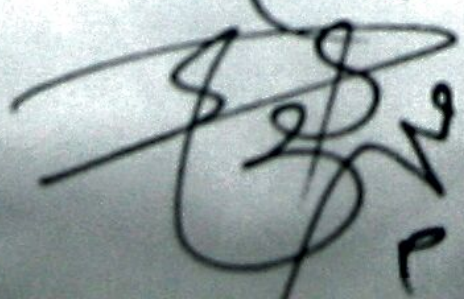
مفتی محمود احمد

الجواب

١- عمارتی منصوبوں میں اکثر تو استصناع ہوتا ہے، لہذا حبس المبیع کا سوال ہی نہیں

٢- بہت سی جگہوں پر بیع حال ہوتی ہے، لیکن بائع تبرعاً مہلت دیتا ہے
لہذا حبس المبیع جائز ہے

٣- بعض جگہ رقم ہامش الجدیہ کے طور پر دی جاتی ہے، اور اصل بیع
اس وقت منعقد ہوتی ہے جب رقم پوری مل جائے۔

ان تینوں صورتوں کی موجودگی میں معروف مسئلہ کے برخلاف فتوی
دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم

١٥-٣-٣٠ھ